

خوش نصیب

بچوں کی مختصر کہانی



urdukutabkhanapk.blogspot



اردو گتہ خانہ

URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

بہت پہلے کی بات ہے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک غریب لکڑہارا رہا کرتا تھا، وہ بہت سیدھا سادانیک اور ایماندار تھا۔ روز جنگل سے لکڑیاں کاٹ کا لاتا ان کا گھٹھر بناتا اور گاؤں کے بازار میں لے جا کر فروخت کرک دیتا اس طرح اس کا اور اس کے گھریا رکاز رہا ہو جاتا۔ برسوں سے اس کا یہی مشغلہ تھا روز کمانا روز کھانا اور اللہ کا شکر ادا کرنا۔ لیکن ادھر کچھ دنوں سے وہ کافی پریشان تھا۔ اس کی لکڑیاں گاؤں کے بازار میں فروخت نہیں ہو رہی تھیں۔ جس دن لکڑیاں فروخت نہ ہوتیں وہ انھیں گھرواپس لے آتا۔ اس طرح کچھ ہی دنوں میں اس کے گھر لکڑیوں کا انبار لگ گیا تھا۔

آج بھی جب اس نے جنگل جا کر لکڑیاں کاٹیں اور ان کا گھٹھر بنا کر رکھا تو اس کے چہرے پر مایوسی جھلک رہی تھی تھک ہار کر ایک درخت سے ٹیک لگائے وہ سوچ رہا تھا کہ اگر یہ لکڑیاں بھی فروخت نہ ہوئیں تو گھر میں سب کو بھوکا رہنا پڑے گا یہی سب سوچتے سوچتے اس کے ذہن میں ایک بات آئی کہ کیوں نہ شہر جا کر یہ لکڑیاں فروخت کرے۔ شہر اس کے گاؤں سے بہت دور نہیں تھا یہ بات اس کے ذہن میں بیٹھ گئی اور وہ جنگل سے سیدھا شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ رات ہو چلی تھی چاند دھیرے دھیرے روشنی بکھیر رہا تھا، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں لکڑہارا چلتے چلتے رات کے پچھلے پہر شہر پہنچ گیا اور قلعے کے سب سے بڑے شمالی دروازے کی دیوار کے قریب بیٹھ گیا۔ اس قلعے میں ایک بڑا سا دروازہ بھی تھا جس سے شہر میں داخل ہو جاتا تھا۔ دروازہ اس وقت بند تھا اس لئے لکڑہارا وہیں بیٹھ کر صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے سوچ رکھا تھا کہ صبح جیسے ہی بڑا سا دروازہ کھلے گا وہ شہر میں جا کر اپنی لکڑیاں فروخت کر کے جلد ہی گھر پہنچ جائے گا تا کہ گھر کے لوگوں کو بھوکا نہ رہنا پڑے۔ اگر اچھی قیمت مل جاتی ہے تو پھر گھر میں رکھی ہوئی باقی لکڑیاں بھی شہر لا کر فروخت کر دے گا۔

ادھر قسمت ایک عجیب کھیل کھیل رہی تھی۔ جو راجا اب تک پورے ملک پر حکومت کر رہا تھا وہ اب بوڑھا ہوا چکا تھا۔ اس کے کوئی اولاد بھی نہیں تھی۔ اس رات وہ اپنے وزیروں، مشیروں اور درباریوں کے ساتھ اسی قلعے میں آیا ہوا تھا جس کے شمالی دیوار کے سائے میں لکڑہارا سوچ میں ڈوبا ہوا صبح کا انتظار کر رہا تھا۔

دراصل اس ملک کا دستور تھا ہر برے اور اہم کام کا فیصلہ بجائے بادشاہ، مشیر یا وزیر کے دربار کا سب سے بڑا نجومی کیا کرتا تھا تا کہ کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بوڑھے بادشاہ نے جب اپنے جانشین اور نئے بادشاہ کو تخت پر بیٹھانے کی رضامندی ظاہر کی تو نجومی نے ستاروں کی گردش اور چال دیکھتے ہوئے اپنے علم کے زور پر کہا کہ ”محضو بادشاہ سلامت! اس کا ایک ہی حل ہے وہ یہ کہ سورج نکلتے ہی اس قلعے کے شمالی دروازے پر جو شخص سب سے پہلے نظر آجائے گا اسے ہی بادشاہ بنایا جائے۔ ملک اور رعایا کے حق میں بہتر ہوگا.....!“ بادشاہ نے نجومی کی بات بے چوں و چرا تسلیم کر لی۔ پھر سورج طلوع ہوتے ہی بادشاہ نے اپنے وزیروں، مشیروں اور درباریوں کے ساتھ قلعے کے شمالی دروازے کے پاس پہنچا دروازہ کھلوا یا، دروازہ کھلتے ہی سب سے پہلے بادشاہ نے دیکھا کہ ایک خستہ حال شخص دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا ہے اور اس کے قریب لکڑیوں کا ایک گھٹھر رکھا ہے۔ بادشاہ کے اشارے پر فوراً سپاہیوں نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اور قلعے کے ایک آرم دہ کمرے میں لے آئے بیچارہ لکڑہارا بری طرح گھبرایا ہوا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر اسے کس جرم کے لئے گرفتار کیا گیا ہے؟ اس کا قصور کیا ہے؟ اب اس کے گھر کے لوگوں کا کیا ہوگا بس اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

کچھ ہی دیر گزری تھی بوڑھا بادشاہ اپنے وزیروں، مشیروں، درباریوں اور نجومی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ بادشاہ کو دیکھتے ہی لکڑہارا اپنی رہائی کے لئے گڑگڑانے لگا۔ اپنی بے گناہی ثابت کرنے لگا۔ تب نجومی نے اپنی بھاری بھر کم آواز میں کہا۔ ”اے شخص! اپنے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتا کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے اور کیا کرتا ہے؟

لکڑہارے نے اپنے بارے میں سب کچھ سچ بتا دیا اور پھر ایک بار رہائی کی درخواست کی۔ ساری باتیں سن کر بوڑھے بادشاہ نے مسکرا کر کہا۔

”اے غریب و نادار لکڑہارے! فکر نہ کر، بالکل فکر نہ کر تو خوش نصیب ہے۔ اس پل، اس گھڑی سے تیری غربت ختم ہو گئی۔ قسمت کی دیوی تجھ پر مہربان ہو چکی ہے آج اور اسی وقت سے تو ہماری اتنی بڑی سلطنت کا بادشاہ بن چکا ہے آج سے اس ملک اور رعایا پر صرف تیرا حکم چلے گا۔ خوش نصیب ہے تو کہ تیرے مقدر میں ہماری سلطنت کا بادشاہ بننا لکھا تھا سو تو بن چکا۔“ پھر اس نے درباریوں سے کہا جاؤ اس لکڑہارے کو غسل کروا کے شاہی لباس پہنا کر اور پوری طرح تیار کر کے شاہی دربار میں لے آؤ ہم سب کے سامنے نئے بادشاہ کی رسم تاج پوشی اپنے ہاتھوں سے کریں گے۔“

بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ لکڑہارے کو سب کو سمجھا دیا۔ پھر اسے پوری طرح سے تیار کر کے وقت مقررہ پر شاہی دربار کی طرف لے جایا گیا جب لکڑہارے دربار میں پہنچا تو تمام لوگ اسے دیکھ کر تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس نے پورے دربار پر نظریں ڈالیں اور حکم دیا کہ وزیراعظم سپہ سالار اور شاہی نجومی میرے قریب آجائیں۔ اس کا حکم سن کر تینوں اس کے قریب پہنچ گئے لکڑہارے نے وزیراعظم کے دائیں اور سپہ سالار کے بائیں کندھوں کا سہارا لیا۔ شاہی نجومی کو اپنے پیچھے کیا اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے تخت جا بیٹھا۔ دستور کے مطابق بوڑھے بادشاہ نے اپنے ہاتھوں اس کی رسم تاج پوشی کی اور باقاعدہ اس کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا۔ سب نے پر زور تالیوں کی کونج میں نئے بادشاہ کو مبارکباد دی جب تمام درباری، وزرا، مشیر اور دیگر لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو بوڑھے بادشاہ نے نئے بادشاہ سے پوچھا۔

”ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی اے نئے بادشاہ! کہ تم تندرست و جوان ہو اور طاقت ور بھی روز لکڑیوں کا بڑا سا گھنٹھر جنگل سے گاؤں تنہا لے جاتے تھے پھر کیا بات ہے کہ دربار میں آتے ہی تم نے وزیراعظم اور سپہ سالار کے کندھوں کا سہارا لیا اور شاہی نجومی کو اپنے پشت پر کھڑا کیا.....؟ لکڑہارے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے مسکرا کر کہا اے میرے محسن، میرے کرم فرما، میرے ہی خواہ! اسے حکمت عملی سیاست، مصلحت اور تدبیر کہتے ہیں! میں نے وزیراعظم اور سپہ سالار کے کندھوں کا سہارا لے کر انھیں اپنے اعتماد میں لیا ہے تاکہ اگر کوئی باہر سے ملک پر حملہ کرے تو سپہ سالار اپنی پوری ذمہ داری اور وفاداری سے اس کا مقابلہ کر سکے اور ملک کے اندر کوئی بد امنی پیدا ہو تو وزیراعظم اسے ہر ممکن طریقے سے دور کر سکے اور نجومی کو پشت پر اس لئے کھڑا کیا کہ یہ ملک میں علم کی روشنی عام کر سکے کہ علم کے بغیر کوئی ملک کوئی فرد ترقی نہیں کر سکتا۔

علم انسان کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ تینوں حکومت کے ایسے مضبوط ستون ہیں جن کے بغیر کامیابی کا تصور نہیں کیا جاسکتا!!“

بادشاہ کی یہ دانش مندانہ بات سن کر بوڑھے بادشاہ کے ساتھ ساتھ دربار میں موجود تمام لوگ بے حد متاثر ہوئے پھر بہت جلد اس کی ذہانت، ہوشیاری، ہمدردی اور حکمت عملی کا چہ چا چاروں طرف پھیل گیا۔

قسمت لکڑہارے پر مہربان ہوئی تو اسے بادشاہ بنا دیا اور اس نے نئے بادشاہ نے اس وقت تک حکومت کی جب